تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

(قسط: ۱۲)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ
اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی

۱۷۔ القاہر والقہّار:

"القاہر"، "قہر" سے ہے، جس کے لغوی معنی "غلبہ" کے ہیں ـــــ لہٰذا "قاہر" کا معنی ہُوا، "غالب"! ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ" (الانعام: ۱۸)

"وہ اپنے بندوں پر غالب ہے!"

یعنی وہ ذات کہ گردنیں جس کے سامنے خم ہوں، سر جس کے آگے جُھکیں، چہرے جس کے لیے فرمانبردار ہوں، پیشانیاں جس کے سامنے خاک آلود ہوں، جو ہر شے پہ غالب ہو ـــ اور مخلوق جس کی عظمتِ جلال، کبریائی، علو اور قدرت کے سامنے عاجز و سرنگوں ہو ـــ ایسا مدبّر جو اپنی مخلوق کے نظام کو جس طرح چاہے، جیسے چاہے، چلائے اور اس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی جرأت نہ ہو ـــ کسی کو گوارا ہو یا ناگوار گزرے، کوئی خوش ہو یا ناخوش، مسرور ہو یا رنجیدہ اور اس پر غم و اندوہ کے پہاڑ ٹوٹیں ـــ کسی کی زندگی چھن جائے یا جسم کے بعض اعضاء سلب ہو جائیں ـــ بہر حال وہ اس کے سامنے بے بس، مجبور اور مقہور ہو۔ نہ تو کوئی اس کی تدبیر کو رد کر سکے اور نہ ہی اس کے حیطۂ اقتدار سے باہر نکل سکے! (الاسماء والصفات ص ۶۱)

"فَوْقَ عِبَادِهٖ" کا معنیٰ یہ ہوا کہ بندوں پر قہر اور غلبہ کے ساتھ ایسی فوقیت و سربلندی سے

موصوف، جو زمان و مکان کی پابند نہیں۔ پھر یہ ایسی فوقیت بھی نہیں جو ہم دنیاوی بادشاہوں کے حلقۂ رعیت کی صورت میں دیکھتے اور ان کے مراتب بار فعت کا تصور ہمارے دلوں میں ہوتا ہے۔ کیوں کہ ان بادشاہوں کا غلبہ تو دوسروں کا محتاج ہوتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ارادوں کی تکمیل کے لیے کسی کا محتاج نہیں! ـــــ علاوہ ازیں وہ عادل و حکیم و خبیر بھی ہے، لہٰذا اس کا قہر و غلبہ اس کے حق میں مدح و تعظیم اور بزرگی کا باعث ہے، نیز اس کی ایسی قدرت کا ترجمان ہے، جو کسی غیر کو حاصل نہیں اور جو اسے اس کے ماسوا سے ممتاز کرتی ہے۔

پھر اس کے قہر و غلبہ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ بایں ہمہ اس میں ظلم کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا" (الکہف: ۴۹)

"اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا"

لفظِ "قاہر" کی اس تفصیل کی روشنی میں غور فرمائیے کہ اللہ رب العزت نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے قہر و غلبہ کی کیسی شاندار ترجمانی فرمائی ہے:

"وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ" (الانعام: ۱۸)

یعنی وہ اپنے بندوں پر ایسا غالب ہے کہ اسے ان کے تمام تر ظاہری و پوشیدہ اعمال کے ہر لحظہ اور پل پل کی خبر ہے، نیز ان کے تمام معاملات صرف اسی کے دستِ قدرت میں ہیں ـــــ کسی میں طاقت نہیں کہ اس کی تدبیر کو ٹال سکے یا اس کے حلقۂ قدرت سے باہر نکل سکے ـــــ پھر اسے اس بات کا بھی علم ہے کہ اس کے بندوں کی پناہ گاہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں! ـــــ گویا اس نام "القاہر" سے اللہ تعالیٰ کا مقصود بندوں کو یہ یاد دلانا ہے کہ وہ عقل و ہوش سے کام لیتے ہوئے اسی کا دامن تھامے رہیں کہ اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی چارۂ کار ہی نہیں!

"قاہر" کے یہ تمام معانی، جو بندے کو اپنے معبود کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ تسلیم و رضا کا پابند بناتے ہیں، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بڑی خوبصورتی سے سمو دیئے گئے ہیں ـــــ آپؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپؓ سے فرمایا:

"اذا اتیت مضجعك فتوضّأ وضوءك للصّلوٰة، ثمّ اضطجع علی شقّك الایمن وقل: "اللّٰهمّ اسلمت نفسی الیك، وفوّضت امری الیك، والجأت ظهری الیك، رغبةً ورهبةً الیك، لا ملجأ ولا منجأ منك الّا الیك، امنت بکتابك الّذی انزلت، و نبیّك الّذی ارسلت" ـــــ فان متّ متّ علی الفطرة، و اجعلهنّ اٰخر ما تقول" (بخاری، مسلم ـــ یہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں ـــ الاذکار ص ۷۵)

"جب آپ سونے کا ارادہ کریں تو پہلے وضوء کریں، جیسے نماز کے لیے وضوء کرتے ہیں ـــ پھر بستر پر داہنی کروٹ لیٹ کر یوں کہیے: "اللّٰهمّ اسلمت نفسی الیك .... الخ!" یعنی، "اے اللہ میں نے اپنے تئیں تیرے حکم کی طرف متوجہ کیا، اپنا کام تیرے سپرد کر دیا، میں نے تجھ پر اعتماد کیا اور تیری طرف پناہ لی ـــــ تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے! ـــ تیرے (عذاب سے) پناہ اور نجات نہیں مگر تیری ہی رحمت سے (مجھے اس پناہ و نجات کی امید ہے) ـــــ (اے اللہ!) میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی، اور اس نبیؐ پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا!" (آپؐ نے فرمایا:) "اگر آپ کی موت اس حالت میں ہوگئی تو یہ موت فطرت (اسلام) پر ہوگی" (نیز فرمایا،) "ان کلمات کو آخر میں پڑھیے!"

"القہّار" بھی "قہر" ہی سے ہے، مگر یہ صیغۂ مبالغہ ہے ـــ یعنی ایسی ہستی، جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور جس پر کسی دشمن کا داؤ نہ چلے۔ جو بہر حال غالب ہی ہو، مغلوب نہ ہو!

علامہ خطابی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سرکشوں کو عذاب دینے اور ان پر عقاب کی صورت میں قہّار ہیں، جبکہ عام لوگوں پر ان کی موت کی حوالے سے اللہ جلّ شانہٗ کی قہاریت کا اظہار ہوتا ہے۔ (الاسماء والصفات ص ۶۱)

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا:

"وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا
ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي
الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ
فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ ۝ (الرّعد : ۱۵-۱۶)

"اور جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے، چار و ناچار اللہ ہی کے سامنے سجدہ ریز ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام (اسی کو) سجدہ کرتے ہیں۔ ان سے پوچھیے کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ (پھر آپؐ ہی ان کی طرف سے) کہہ دیں کہ اللہ! پھر (ان سے) کہیے کہ تم نے اس (اللہ) کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو کیوں کارساز بنایا ہے جو اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے؟ (یہ بھی) پوچھیے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہیں؟ یا اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتا ہے؟ بھلا ان لوگوں نے جنھیں اللہ کا شریک مقرر کیا ہے، کیا انھوں نے اللہ کی سی مخلوقات پیدا کی ہے جس کے سبب ان کو مخلوقات مشتبہ ہو گئی ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ یکتا (اور) زبردست ہے۔"

چنانچہ جب ایک مومن کو ان سب باتوں کا یقین حاصل ہوگا کہ قاہر و غالب صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اسے نہ تو کوئی ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نفع ——— پھر اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بھی یقین ہوگا کہ:

"اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ
——— الاٰية!" (البقرة : ۲۵۷)

"ایمان والوں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے کہ انھیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ اور جو کافر ہیں، ان کے دوست شیطان ہیں جو انھیں روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں!" ———

——— تو جاہلیت کے اندھیرے دن کے اجالے کی طرح روشن دینِ قیم میں تبدیل ہو جائیں گے،

حق کو باطل پر غلبہ حاصل ہوگا، جملہ بلاد وامصار میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی اور عمومی مدد مومنوں کے شامل حال ہوگی اور ان کے ظاہری اور باطنی احوال سدھر جائیں گے۔ کیونکہ یہی یقینِ کامل جب ہمارے ان سلف صالحین کو حاصل ہؤا، جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عہد و پیمان سچ کر دکھائے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ چنانچہ ان کے لشکروں کی خصوصی معاونت فرمائی تو اقصائے عالم میں انھوں نے اپنی فتوحات کے پھریرے لہرائے اور اس "القاہر" و "قہار" کی مدد سے وہ سب پر غالب آ گئے! (جاری ہے)

شعر و ادب

جناب فضل انبالوی

عظمتِ بشر

خطا کا پتلا ہے بے شک انسان یہ کہنا پڑتا ہے لامحالہ
اسی بشر کو خدا نے اپنے کرم سے بخشا ہے مقامِ اعلیٰ
کیا سبھوں نے خدا کی وحدانیت کا دنیا میں بول بالا
جہاد کا ولولہ ابھارا، دلوں سے ڈر موت کا نکالا
ملائکہ سے کرا کے سجدہ خدا نے بخشی بشر کو عظمت
کہ عالمِ رنگ و بُو میں لے دے "بس یہی تو ہے" کا حوالہ
"هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا"
کہیں کھِلے ہیں گلاب ہر سُو، کہیں پہ روشن چراغِ لالہ
جنھیں نبوت عطا ہوئی تھی، سرشت میں تھے بشر ہی سارے
کیا انھوں نے خدا کی وحدانیت کا، دنیا میں بول بالا
محمدؐ مصطفٰے نے امت کو گُر سکھائے عبودیت کے
جہاد کا ولولہ ابھارا، دلوں سے ڈر موت کا نکالا
نہیں کسی میں وہ جاذبیت جو مصطفٰے کو عطا ہوئی تھی
انہی کی جدوجہد سے پھیلا جہاں میں توحید کا اُجالا
یہ دل میں مدت سے ہے تمنا کہ فضلؔ سے ہو کوئی کام ایسا
جو ملک و ملت کا یہ سفینہ اسی سے پا جائے کچھ سنبھالا